www.KitaboSunnat.com

استفتاء

مولانا عبد السلام کیلانی

غیر مسلم غیر کتابی باورچی کے تیار کردہ کھانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور محدثین کرام و فقہاء اور صلحائے امت کی آراء اس مسئلہ میں کہ: "آیا غیر مسلم اور غیر اہلِ کتاب (مثلاً ہندو، سکھ، جین، بدھ وغیرہ) کیساتھ کھانا کھانا یا غیر اہلِ کتاب باورچی کے ہاتھ کا تیار شدہ کھانا مسلمانوں کیلئے شریعتِ مطہرہ میں ممنوع اور حرام ہے۔ اگرچہ مذکورہ غیر اہلِ کتاب شخص کھانا کھاتے یا پکاتے وقت ہاتھ منہ دھونے اور نجاست سے دُور رہنے کا اہتمام کرتا ہو، محض اسلئے کہ وہ غیر مسلم یا غیر اہلِ کتاب ہے؟ نیز کیا تمام بنی آدم کا لعابِ دہن پاک ہے یا صرف مسلم کا لعابِ دہن؟

یہ مسئلہ یہاں رفقاء کے درمیان نزاع کی صورت اختیار کر گیا ہے، لہٰذا التماس ہے کہ جلد بالتفصیل بقید سند و حوالہ جات مسئولہ امور کے جوابات براہِ راست یا "محدث" میں شائع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

افضل الرحمٰن محبوب شریف

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ وَمِنْهُ الصَّوَابُ وَاِلَيْهِ الْمَآبُ، اَمَّا بَعْدُ:

اگرچہ غیر مسلم مشرک نجس ہیں، لیکن ان کی نجاست حکمی ہے اگر وہ عینی نجاست سے پرہیز کرنے والے ہوں۔ نظافت کے پابند ہوں بالخصوص جب اسلامی اصولِ نظافت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے باخبر ہوں، تو ضرورت کے وقت اور بوقتِ مجبوری ان کا پکا ہوا کھانا حلال ہے۔ گوشت کے سلسلے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ حلال جانور ہو اور اس کو کسی مسلمان نے ہی ذبح کیا ہو، ایسا گوشت اور اس کے علاوہ جو پکا ئے، تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ (ادلۂ کتاب و سنت)

قرآن مجید میں ہے:

"فَابْعَثُوٓا اَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝" (الکہف ۱۹: ۲۰)

"تم اپنے میں سے ایک آدمی یہ پیسے دیکر شہر میں بھیجو (جانے والا) تلاش کرے کہ شہر میں سب سے زیادہ ستھرا کھانا پکانے والا کون ہے، تو وہاں سے رزق لے آئے اور نرم خوئی اختیار کرے اور تمہارا کسی کو پتہ بھی چلنے نہ دے، کیونکہ اگر انہیں تمہاری اطلاع ہو گئی، تو وہ تم پر سنگباری کریں گے یا تمہیں اپنے مذہب کی طرف لوٹا دیں گے، تو پھر کبھی کامیاب نہ ہو سکو گے۔"

شہر والوں کا مذہب، جو ان کے ذہن میں تھا، وہ اسی سورت کے ابتداً میں مذکور ہے:

"هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً۔" (الکہف: ۱۴)

"یہ ہماری قوم ہے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور خدا بنا لئے ہیں۔"

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریشِ مکہ میں رہے۔ ان کے ہاں کھاتے پیتے تھے۔ البتہ اتنی احتیاط وہ قبل از نبوت بھی کرتے تھے کہ بتوں کے نام پر جو جانور ذبح ہوتا تھا اس کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ ج ۱، ص ۱۳۹)

یہی حال حضرت موسےٰ علیہ السلام کا رہا کہ مدتِ رضاعت کے بعد بھی محلاتِ فرعونی میں رہے اور قرآن مجید یا احادیث میں کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ وہ ان کے کھانے پینے سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراز کرتے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام تو بعد از نبوت یا قبل بھی ملک مصر میں مشرکوں کے علاقے
ہے اور کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ وہ اپنا کھانا خود پکاتے اور ان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا
ں کھاتے تھے۔ حتیٰ کہ زندان خانہ میں کھانا بھی ان کے اختیار میں نہیں تھا کہ کون پکائے
ب پکے، اور کون لائے۔ جس کا تھوڑا سا اشارہ قرآن مجید میں یوں دیا ہے:

"لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا" (سورۃ یوسف پ ۱۲:۳۷)

"کہ تمہارے پاس کھانا نہیں آئے گا، جو تمہیں دیا جائے، مگر میں تمہیں اس کے آنے سے پہلے تمہاری خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔"

بعد از نبوت جو لوگ مسلمان ہوتے رہے ان میں ایسے بھی تھے جو کہ بیرون مکہ مکرمہ
ش پذیر تھے جن میں حضرت ابوذر غفاریؓ اور طفیل بن عمر دوسیؓ زیادہ مشہور ہیں انہیں
ول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اپنے وطن واپس بھیج دیا۔ کہ اپنی قوم میں جا کر رہو
جب سنو کہ میں غالب آگیا ہوں، تو ہجرت کر لینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہیں بھیجتے وقت کوئی ایسی تلقین نہیں فرمائی کہ تم اپنا کھانا پینا، برتن علیحدہ کر لو۔ اور
خِيرُ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ لَا يَجُوزُ ضرورت کے وقت بیان اور تفصیل
ں تاخیر جائز نہیں ہے۔ لہٰذا صرف قرآن مجید کی تصریح کو ہی سامنے رکھا جائے گا۔

"وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ"

"کہ جو اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے وہ بھی حرام ہے۔" (سورہ بقرۃ: ۱۷۳)

اور یہی مضمون سورۃ مائدہ آیت نمبر ۳، سورۃ انعام آیت نمبر ۱۴۰ اور سورۃ نحل
یت نمبر ۱۱۵ میں وارد ہے۔ صرف الفاظ میں تقدیم تاخیر ہے "اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ" معنیٰ
ب ہی ہے۔ اسی وجہ سے غیر کتابی مشرکوں کے ذبیحے سے ہی روکا جائے گا۔ باقی
لال اشیاء کے کھانے پینے سے روکا نہیں جا سکتا اور غیر کتابی کی شرط کی وجہ سورۃ مائدہ
لی آیت نمبر ۵ ہے جس کے مطابق ہمارے لئے ان کے تمام حلال کھانے اور ان کے
لئے ہمارے تمام حلال کھانے حلال ہیں، خواہ ہم میں سے کوئی ذبح کرے یا ان میں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ذبح کرے۔ بشرطیکہ ذبح کرتے وقت وہ غیر اللہ کا نام نہ پکارے۔ باقی مائدہ طعام میں کتابی غیر کتابی کی کوئی شرط و احتیاط لازم نہیں۔

چنانچہ بخاری شریف کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ سمیت ایک مشرک عورت کے مشکیزے سے وضو کرنا اور بعض کا غسل کرنا۔ اور بخاری شریف میں تعلیقاً اور بیہقی ج ۱ ص ۳۲ میں سنداً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نصرانی عورت کے گھڑے سے وضو کرنا مذکور ہے۔ موخر الذکر کتاب میں اسی جگہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تو ہم مشرکوں کے برتنوں اور مشکیزوں سے پانی لے لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کوئی عیب نہ لگاتے۔"

ابراہیم نخعی کا کہنا ہے:

"كَانَ يُرَخِّصُوْنَ لَهُمْ فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ مَا لَمْ يَحْتَقِدُوا بِهِ مَالًا"

(مصنف عبد الرزاق، ج ۵، ص ۱۷۹)

"یعنی مال غنیمت میں جو کھانا اور چارہ ملتا اگر وہ اسے باقاعدہ مال نہ بنا لیتے تو اس کی تقسیم نہ ہوتی۔ (بلکہ جو چاہتا ضرورت کے مطابق اس سے لے لیتا۔)"

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر ہے:

"کہ ان کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں دوسرے مال کے علاوہ روٹی اور پنیر بھی تھے، تو آپؓ نے (فَرَفَعَ الْمَالَ وَأَكَلَ الْخُبْزَ وَالْجُبْنَ) مال اٹھا دیا، روٹی اور پنیر کھا لئے۔"

یہی بات حضرت سفیان ثوریؒ کی زبانی بھی معلوم ہوتی ہے:

"کہ کھانے پینے کی چیز دشمن کی زمین میں ہی کھا لیتے۔ ہاں اگر ارض اسلام

ا؎ مشار الیہ حدیث سے مستخرج مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں "وَاسْتُدِلَّ بِهٰذَا عَلٰى جَوَازِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الْمُشْرِكِيْنَ مَا لَمْ يُتَيَقَّنْ فِيْهَا النَّجَاسَةُ" یعنی حدیث ہذا سے استدلال کیا گیا ہے کہ مشرکوں کے برتنوں میں جب تک نجاست کا یقین نہ ہو انہیں استعمال میں لانا جائز ہے۔ (فتح الباری، ج ۱، ص ۴۵۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سے آتے، تو غنیمت کو دے دیتے، دشمن کی زمین میں لے نہ پہنچتے۔ اگر
وہ سونا چاندی کے عوض بیچتے، تو معاوضہ باقاعدہ تقسیم ہوتا۔"

سلیمان بن موسے کا بیان ہے:

"دشمن کی زمین میں کھانے پینے کی چیز نہ چھوڑی جائے اور نہ ہی سپہ سالار سے اجازت، جو پہلے پہنچ جائے، وہ لے لے، الا یہ کہ سپہ سالار روک دے تو ممانعت کی وجہ سے رک جائے۔ اگر طعام کا کچھ حصہ سونے اور چاندی کے عوض میں بیچے، تو حلال نہیں، کیونکہ اب وہ مالِ غنیمت شمار ہوگا۔ یہی سنّت ہے اور ہمارے ہاں یہی حق ہے۔" (مصنف عبدالرزاق، ج ۵، ص ۱۸۰-۱۸۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے جب پوچھا گیا:

"کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کھانے کے متعلق کیا کیا، کیا اسے مالِ غنیمت میں رکھا گیا (کہ باقاعدہ تقسیم ہو) تو جواباً ارشاد ہوا کہ "نہیں!"—

"كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ أَحَدُنَا إِذَا أَرَادَ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْهُ حَاجَتَهُ"

سنن کبریٰ بیہقی، ج ۹، ص ۶۰-۶۱)

"کہ وہ اس قدر تھا ہی نہیں بلکہ ہم میں سے اگر کوئی بھی چاہتا، تو اپنی حاجت کے مطابق اس سے لے لیتا۔"

اسی طعامِ خیبر میں روٹی بھی تھی، جو بیہقی ہی کی روایت کے مطابق ابوبرزہ اسلمی رض نے کھائی۔[1]

ان واقعات میں بھی کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا انہوں نے اپنے تابعین کو دشمن کی زمین سے غیر مسلموں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے سے منع کیا ہو، بلکہ خود بھی کھایا اور فتوے بھی دیا کہ کھانا

[1] علامہ شوکانی فرماتے ہیں: وَلَوْ يُنْقَلْ تَوَقِّيْ مَرْطُوبَاتِ الْكُفَّارِ عَنِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَلَوْ تَوَقَّوْهَا لَشَاعَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ السَّلَامِ لَيْسَ مِنَ التَّقَشُّفِ أَنْ يَقُولَ أَشْتَرِيْ مِنْ سَمْنِ الْمُسْلِمِ لَا مِنْ سَمْنِ الْكَافِرِ یعنی سلف صالحین سے نقل نہیں ہو سکا کہ وہ کافروں کی مرطوب اشیاء سے بچتے ہوں۔ اگر انہوں نے احتراز کیا ہوتا تو معاملہ مشہور و معروف ہوتا۔ ابن عبدالسلام کا کہنا ہے کہ یہ کوئی زہد کی علامت نہیں کہ آدمی کہے میں نے صرف مسلمان سے ہی گھی خریدنا ہے کافر سے نہیں۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ